بسم اللہ الرحمن الرحیم

قدوۃ الکبریٰ غوث العالم حضرت محبوب یزدانی تارک السلطنت امیر کبیر حضرت مخدوم سلطان سید شاہ محی الدین اشرف جہانگیر سمنانی نوربخشی رحمۃ اللہ علیہ کی

سوانح حیات

An Epitome of Universal Love and Bortherhood

قطب الکبریٰ محبوب یزدانی محافظ دنیا ناظر عالم مقبول غوث اعظم حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی آپ کے والد سلطان ابراہیم سمنانی ایران (سمنان) کے بادشاہ تھے۔ آپ صوفی سنت بادشاہ تھے، زہد تقویٰ عبادت و زیارت میں کامل تھے بیٹے کی آرزو تھی کی ایک رات میں رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی رسول نے آپ کو دو فرزندوں کی بشارت دی اور کہا کی ایک کا نام محمد اشرف اور دوسرے کا نام اعرف رکھنا بعد اس خواب کے آپ ۷۰۸ھ میں پیدا ہوئے اور اشرف جہانگیر سمنانی کے نام سے مشہور ہوئے۔

اے اشرف سمنا ہو تم فرزند شیر کبریا
جو دو بازو سے تیرے ظاہر ہے شان مرتضیٰ

ملک ہندوستان کی ہمالیہ کی برف پوش وادیوں سے لیکر بنگال کے سمندر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس ملک کے صوبہ اتر پردیش جسکی وجہ بھارت میں دھڑکتے ہوئے دل کی طرح ہے۔ اسکے مشرقی پوربی کنارے ضلع امبیڈکر نگر کے کچھوچھہ مقدسہ میں آپکا مزار شریف اور آستانہ ہے۔ جہاں بھارت کے کونے کونے سے لے کر دنیا کے کئی دیشوں سے پریشان حال لوگ، دکھیارے کے آنے اور منتیں پوری ہونے کے بعد خوشی کے آنسوں بہاتے ہوئے یہاں سے وداع ہونے کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ حضرت مخدوم اشرف سمنانی کے آدل خدا ترس اور فقیر دوست حضرا سید محمد ابراہیم نوربخشی رحمۃ علیہ کے صاحب زادے حضرت خدیجہ کے آنکھوں کے تارے اور ابراہیم درویز کے پیشس گوئیوں کا جگمگاتا ہوا نایاب آئینہ ہے۔ اس لئے ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں کچھوچھہ درگاہ شریف کو روحانی علاج کا مرکز بھی کہا جاتا ہے۔

تعلیم و تربیت: جب آپ چار سال چار مہینہ چار دن کے ہوئے تو حضرت امام الدین نے رسم بسم اللہ کرائی۔ ایک سال میں ہی آپ حافظ قرآن مع قرات ہو گئے۔ آپ نے مشہور زمانہ قاری علی بن حمزہ اقوفی سے سند قرآت حاصل کی۔ چودہ سال کی عمر میں سبھی علم و فن سے مالا مال ہو گئے اور پورے ایران و عراق میں مشہور ہو گئے۔

تختِ نشین و ترک سلطنت: آپ کے والد کے وصال کے بعد ۷۲۳ھ میں کم عمری میں سلطنت سمنان کے تخت پر بیٹھے آپ کے دور سے حکومت علم وفن کو خوب بڑھاوا ملا اور سمنان کو ایک اہم مقام حاصل ہوا

آپ کے اپنے دور میں عدل وانصاف کا دریہ بہادیا۔ چونکہ آپ کو بچپن سے ہی علماء کا ساتھ بہت پسند تھا۔ دورِ سلطنت میں ہی آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔
دو سال تک ان کی دی ہوئی تعلیم اور اذکار عوسیہ پر عمل کیا۔ ۲۷ رمضان ۷۳۳ھ کو رات میں حضرت خضر نے سلطنت چھوڑنے کا اللہ کی طرف سے حکم فرمایا آپ اپنے والدہ سے اجازت لے کر شاہی روب ودبدبا کے ساتھ سمنان سے باہر نکل پڑے اور اپنا تاج وتخت چھوٹے بھائی کے سپرد کر دیا

ہندوستان میں آمد:۔ دشوار راستوں، پتھریلی چٹانوں کو پار کرتے ہوئے شاہی لشکر کو سمنان میں ہی چھوڑتے ہوئے تلاش حق میں تنہا اوچ (ملتان) پہونچے۔ اسی بیچ میں حضرت خضر ۷۰ بار آپ کے پیر (دھرم گرو) شیخ علاء الحق پانڈوی کو بشارت دی کہ بلند مرتبہ شہباز ولایت سمنان میں چلا ہے۔ تمام مصائب اپنے۔ اپنے دامن پھیلائے ہوئے ہیں لیکن میں ان کو تمہارے لئے لا رہا ہوں۔ اوچہ میں آپنے شیخ جلال الدین مخدوم جہانگیر و دوسرے عارفین سے ملاقات کی، ان سے ملتے ہوئے دلّی پہونچے۔ یہاں اس وقت ہندوستان کے تخت پر فیروز شاہ تغلک موجود تھے۔

ویت و خلافت (مرید ہونا):۔ مخدوم اشرف دلّی سے بہار شریف آئے اور وہاں مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری کی جنازہ نماز پڑھائی اور جو کچھ تبرکات (گدڑی) کھرکا وغیرہ جو کچھ ان سے ملا تھا اسے لیتے ہوئے پنڈوا شریف پہونچے اور حضرت علاؤ الحق پنڈوی اسد خالیدی کے دستِ حق پر ویت وخلافت حاصل کی اور ان سے مرید ہو گئے۔ علاؤ الحق نے بڑی محبت سے مخدوم اشرف کا خیر مقدم کیا اور وہ سواری جو انھیں اخی سراج آئینۂ ہند سے ملی تھی پیش کیا۔ آپ تقریباً ۸ سال پنڈوا میں رہے اور آپ کے پیر نے جہانگیر کے خطاب سے آپ کو نوازا۔

جانشینی کی بشارت:۔ ایک دن آپ پیر کی خدمت کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ آپ کے پیر ادھر سے گزرے اور پوچھا سید کس کام میں لگے ہوئے ہو آپنے جواب دیا خدمت کے لئے کمر کس رہا ہوں۔ آپ کے پیر نے جواب دیا اس طرح کسنا کی بیچ میں کچھ باقی نہ رہے۔ اس کے بعد آپ کے پیر نے فرزند مانوی کی خوشخبری سنائی اور قدوت آفاق حضرت عبدالرزاق نور العین آپ کے جانشین ہوئے اور ان سے ایک بڑا خاندان وجود میں آیا۔ جس کو ہندوستان وباہر کے علاقوں میں خاندانِ اشرفیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

سفر:۔ پنڈوا شریف سے حضور مخدوم اشرف نے پوری دنیا میں تبلیغ کا پروگرام اور ایک لمبے عرصے تک پوربی شہروں میں اور اسلامی ملکوں کی زیارت کی۔ تقریباً کل عرب کے علاوہ مصر، روم، شام، عراق، ترکستان کے تمام علاقوں اور شہروں میں بھی آپ گئے۔ اس وقت کے تمام بڑے صوفی بزرگ واولیاء اکرام سے آپ نے ملاقات کی اور فیض حاصل کیا۔ ۷۵۰ھ میں حضرت حاجی نظام یمنی کے ہمراہ لطائف اشرفی آپ سے مرید ہوئے۔ جو حضرت کے سفر سے لیکر آخری دم تک آپ کے ساتھ رہے۔ پوربی شہروں کی واپسی کے بعد مخدوم اشرف دوبارہ پنڈوہ شریف گئے اور اپنے پیر سے اجازت لیکر حرمین شریف کا سفر دوبارہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اسی سفر میں آپ اپنی خالہ زاد بہن سے ملے۔ اور بھانجے نور العین کو اپنی فرزندگی میں قبول کیا اور وہاں سے ہندوستان واپسی کی، اور تمام سفر طے کرتے ہوئے جونپور ہوتے ہوئے کچھوچھہ پہونچے۔ بعد ہذ میں ٹھہرے اس علاقے کے معزز رئیس ملک محمود تھے۔ اور حق پسندی و درویشی سے مالا مال تھے۔ انھوں نے مخدوم اشرف کا استقبال کیا۔
مخدوم اشرف ملک محمود کے ساتھ اس جگہ پہونچے جہاں کے لئے آپ کے پیر نے پیش گوئی کی تھی۔ آپ نے اس پوری جگہ کو دیکھا۔۔ بھالا اور کہا کہ! یہی وہ جگہ ہے جو میرے پیر نے میرے لئے پسند کی ہے۔ اس جگہ جنگل تھا آپ نے اسے پٹوایا صاف کرایا اور اپنے جد کے نام پر اس کا نام رسول رکھا اور اسی نام سے آج بھی درگاہ شریف جانی جاتی ہے۔ خانقاہ کے علاقے کا نام کسرتا آباد رکھا اور اس کے چاروں طرف آبادی کا نام روحا آباد رکھا۔

روضہ کی تعمیر:۔ روضہ کی مقدس تعمیر آپ کی زندگی میں ہوئی۔ روضہ کے اوپر ایک حجرہ (کمرہ) تیار کرایا اور روضے کے تین طرف نیر شریف (تالاب) کی خدائی کروائی۔ فاوڑے کی چوٹ پر قلبئے لا الہ الا اللہ پڑھا جاتا تھا۔ سات بار اس میں آپ نے آب زم۔زم ڈلوایا۔ یہ پانی پاگل سحر زدہ، جادو، آسیب کے لئے امرت ہے۔ مشہور صوفی بزرگ عبدالرحمان چشتی اپنی کتاب مراۃل اسرار میں لکھا ہے کہ اس حوض کا پانی کبھی گندہ نہیں ہوتا اور اس سے بیمار ٹھیک ہوتے ہیں۔

A Sufi Saint

Sufism is based on love, which they say is the eternal order of the universe. All matter is composed of invisible particles or atoms by the force of gravitation. This natural phenomenon is interpreted in Sufism as the tendency of LOVE. Since God created man in his own likeness, the man as the highest form of creation must essentially claim affinity with the divine and the absolute. Makhdoom Sahab was so possessed of the divine idea that he preactically lost all self-conceiousness. His inward bent of mind prevented him from holding long discourses. He was one of thouse Saints whose thoughts are altogether absorbed in the contemplation of the Almighty and had no room for antyhing else.

وصال (دیہانت):۔ مخدوم اشرف نے محرم کا چاند دیکھا اور فرمایا یہ روزوں کا مہینہ مجھے ملے تو کیا بات ہے۔ حضرت نورقطبے عالم آپ کے پیر کے بیٹے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی اور اس کے بعد کہا کہ میرے بیٹے نورالعین کی عمر لمبی ہو اور صحت ہو اور فرمایا کہ میرے اللہ اور میرے بیچ ایک ہلکا سا پردا ہے مناسب ہے کہ دوست دوست سے مل جائے اسی وقت سے آپ کی طبعت نڈھال رہنے لگی۔ ۲۷ محرم کو نماز فرض کی امامت حضرت نورالعین کے سپرد کی۔ ۲۸ محرم کا تمرکات خرقہ وغیرہ کا بکسہ حضرت نورالعین کو دیا اور کہا کہ میری موت پر غم نہ کرنا۔ مجھے جب یاد کروگے تو اپنے پاس پاؤگے۔ بعد نماز ظہر قوالوں کو بلا کر شیخ صادی نے کچھ شیر سنانے کو کہا جب قوال اس شیر کو پڑھنے لگے۔

شیر بعید جمال جان سارا
جاں سپار دنگارے کھندارا

تو اسی شیر پر جان اللہ کے حوالے کر دی۔ یہ ۸۰۸ھ کا زمانہ تھا۔

حضرت مخدوم پاک نے اپنی زندگی میں ہی یہ کہہ دیا تھا کہ آستانے پر جو بھی آئیگا اور اپنی دینی اور دنیاوی منتیں مانگے گا انشاءاللہ ضرور پوری ہوگی۔

عرس میلہ:۔ عرس میلا اسلامی ماہ محرم کی ۲۰ویں تاریخ کو شروع ہو کر ۳۰ویں تاریخ تک چلتا ہے۔ مخدوم اشرف سمنانی نے ۸۰۸ھ میں کچھوچھہ میں آخری سانس لیتے ہوئے اس دنیا کو آپنے الوداع کہا۔ آپ نے سالانہ عرس پر میلے کا اہتمام و آستانے پر قوالیوں کا پروگرام ۲۴ویں محرم سے لیکر ۲۸ویں محرم تک کیا جاتا ہے۔ ۲۷ویں محرم کو سجادہ نشین خرقہ پہن کر آستانے پر جاتے ہیں۔ اور اپنے دیش کی سلامتی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۶۲۲ سالوں پہلے مخدوم صاحب نے یہی خرکا پہنا تھا۔ عرس میلے میں دیش کے کونے کونے سے ہی نہیں دنیا کے انیک دیشوں سے لوگ اپنی منتوں کو ماننے کے لئے آتے ہیں۔ پوری دنیا میں کچھوچھہ درگاہ شریف کو روحانی علاج کا مرکز کہا جاتا ہے تو غلطی نہیں ہے۔ عرش میلے کا وصال سیلاب جس آدرش ادھیاتمک شکتی سے وہ ٹھیک ہو جاتا ہے وہ آچر کر دینے والا ہوتا ہے اسے الفاظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اسے صرف یہاں آکر دیکھا جا سکتا ہے۔

عرش میلے کی دیکھ بھال نگر پنچایت اشرف پور کچھوچھا امیڈکر نگر اور ضلع پرساسن کے ہاتھوں میں ہے اور اتیت سیمت سنسادھنوں سے کیا گیا ہے۔ عرش میلے میں لگ بھگ ۶۰۷ لاکھ لوگوں کی سہولیات دستیاب کرا نگر پنچایت کی ہی دیکھ ریکھ رہتی ہے۔ پرنتو اتینتر سیمتی سنسادھنوں اور روپیہ کی کمی کے بنا پر بہتر دیکھ بھال نہ کر پانے کی ہمیشہ وجہ بنی رہتی ہے۔ اس طرف نگر پنچایت نے اپنے قوم کو پرگتی سیل کرنے کے لئے بہتر راستوں کی تلاش کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ نگر پنچایت نے میلہ چھیتر میں ماگرک سویدھاؤں کے سندری کرن بہتر پانی، پریاورن، صفائی اور روشنی کے لئے عوام سے مدد کی اپیل کی ہے کہ میلہ میدان میں چوطرفہ وکاش کے لئے نگر پنچایت اپنے آمدنی کے راستہ کو بڑھانے کا کام کیا اور آرتھک کمی کو کم کرنے کے لیے عوام سے مدد کی ضرورت کی جاری ہے۔

نیر-اے-شریف :- حضرت مخدوم اشرف کے آستانے کے تینوں طرف جو تالاب ہے اسے نیر-اے-شریف کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مخدوم صاحب نے پریشان لوگوں کی خدمت میں ہی کچھوچھہ درگاہ میں ایک تالاب کی کھدائی کرا کر اس میں سعودی عرب سے آب زم زم ساتھ بار لا کر بھرا، جسے نیر-اے-شریف کہا جاتا ہے۔ حضرت مخدوم نے اپنے انتقال سے پہلے یہ فرمایا تھا کہ جو شخص انکے مزار پر کوئی منتیں یا مرادیں لے کر آئے گا وہ کبھی خالی ہاتھ نہیں جائے گا۔ ایک مشہور شاعر نے ان لائنوں میں حضرت کی شان میں قصیدے پڑھے۔

سنسار کے کونے کونے سے جو لے کر منوعت آتے ہیں

ہر سیدھا شری مخدوم دیا کر، ان کو سفل بناتے ہیں۔

حضرت مخدوم ۳۰ سالوں تک دنیا کے کئی ملکوں میں دورہ کر لوگوں کو شانتی مانوتا اور بھائی چارگی کا پیغام دیتے رہے۔ تبھی ان کا نام جہانیہ جہانگیر پڑا۔

خرقہ :- کچھوچھہ درگاہ شریف میں سالانہ عرش کے موقع پر سجادہ نشین مخدوم صاحب کے جس پرانے اتیہاسک خرقہ مبارک (جھبونما پوشاک) کو پہن کر خرقہ پوچھی کی رسم درگاہ کے پرمپرا کے انوسار ادا کرتے ہیں، اس کا اتیہاس برسوں پرانا ہے۔ جسے صوفی سنت مخدوم صاحب نے اپنے زندگی میں بادشاہت کو ٹھوکر، فقیری کو اپنانے کے بعد خود پہنا تھا اور دنیا کا دورہ کیا تھا۔

صوفی فقیر حضرت مخدوم اشرف کو تحفہ کے روپ میں دیا گیا یہ خرقہ مبارک صوفی سنت نظام الدین اولیا سے ہوتا ہوا حضرت خواجہ عربی سراج الحق و دین تک پہنچا۔ اس صوفی بزرگ نے یہ خرقہ اس زمانے کے مشہور سنت علاؤالحق پنڈوی (پچھم بنگال) کو سپرد کر دیا۔ آخر میں استاد پنڈوی نے اپنے شاگرد مخدوم صاحب کے حوالے کر دیا۔ ایسا مانا جا رہا ہے کہ اس خرقہ کے سینے والے حصہ سے اسلام کے آخری پیغمبر ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ کے چادر مبارک کا ٹکڑا لگا ہوا ہے۔

یہ خرقہ مبارک اتیہاس کے سنہرے پنوں میں کئی خوبیوں سے لبریز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھوچھہ کے سالانا عرش میلے میں اس کے جھلک کا دیدار کرنے کے لئے پورے ملک سے لاکھوں لوگوں کی تعداد میں مریدین امڑ پڑتے ہیں۔ اسی دیہ اتیہاسک خرقہ کو سجادہ نشین محرم کی ۲۷ تاریخ کو پہن کر آستانے پر آتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں۔ عرش میلہ کا خاص متوجہ کرنے والا خرقہ ہوتا ہے۔

مخدوم اشرف سمنانی کی تصنیف :- آپ نے پوری دنیا کے سفر میں بہت سی اہم کتابیں لکھی، ان میں سے کچھ کے نام جو مل سکے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ رسالہ غوثیہ
۲۔ رسالہ مناقب اصحاب کاملیں و مراتب راشدین
۳۔ بشارۃ الاخوان
۴۔ ارشاد الاخوان
۵۔ فوائد الاشرف
۶۔ اشرف الفوائد
۷۔ رسالہ بحث وحدۃ الوجود۔ رسالہ کشف وحدۃ الوجود
۸۔ تحقیقات عشق
۹۔ مکتوبات اشرف
۱۰۔ اشرف الانصاب
۱۱۔ مناقب سادات
۱۲۔ فتوا اشرفی
۱۳۔ دیوان اشرفی
۱۴۔ رسالہ تصوف و اخلاق (اردو میں)
۱۵۔ رسالہ حُجۃ الذاکرین
۱۶۔ بشارۃ المریدین رسالہ قبریا

یہی نہیں آپ اردو زبان کے ہندوستان کے پہلے نثر نگار بھی کہے جاتے ہیں۔

سجادہ نشینی (گدی):۔ آپ نے اپنے زندگی میں ہی اپنے بھانجے حضرت نورالعین کو اپنا جانشین (اترادھیکاری) بنا دیا تھا۔ حضرت نورالعین نے آپ کے بعد ۴۰ سال تک سجادگی کی اور ۱۲۰ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا۔

حضرت نورالعین کے چار بیٹے تھے۔ انتقال کے وقت آپ نے چاروں بیٹوں کو بلایا اور سب کے لئے دعا کی اپنے تیسرے بیٹے سید حسین کو بلا کر جو کچھ انھیں مخدوم اشرف سے ملا تھا انھیں دیا اور کہا کہ میرا حسین ہی اس درگاہ کا سجادہ نشین ہوگا۔ طولیت وسجادگی دینے کے بعد کہا کہ میرے حسین سے جو اولادیں پیدا ہوں گی اس خاندان میں صوفی وبزرگ پیدا ہوں گے اور تب سے آج تک یہی سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ سید شاہ حسین کی اولاد ہی درگاہ مخدوم اشرف کے سجادہ نشین ہوتے آئے ہیں۔

دو الفاظ:۔ ہندوستان کے قصبہ رسولپور روہلا دکچھوچھہ، ضلع امیڈکرنگر اترپردیش کی درگاہ مخدوم اشرف سمنانی کی مشہور درگاہ ہے۔ جسکی پوری دنیا میں کھیاتی ہے۔ جسکی شان وشوکت، آن بان وخوبی دیکھنے سے پتا چلتا ہے کہ یہ درگاہ مخدوم اشرف سمنانی سے جڑی ہوئی ہے۔ جسکے فیض روحانی سے ہندوستان سے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا جگمگا رہی ہے۔

آسیب زدہ، ورس (کوڑھ) کے مریض، جادو سحر ہو کہ جسمانی پریشانی میں ہو آپ کے در پر ہر آدمی آ کے ماتھا ٹیکتے ہیں اور کامیاب ہو کر جاتے ہیں۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، اچھے، برے ہر ذاتی کے لوگ، ہر برادری کے، ہر شہر وملکوں، یوروپ، افریقہ وکھاڑی دیشوں کے لوگ آپ کے آستانے پر آتے ہیں۔ اور فیض پاتے ہیں۔ ایسی عظیم درگاہ پر روزہ ۱۵ ہزار آدمی موجود رہتے ہیں۔ کچھ تو ہے جو انھیں یہاں کھینچ لاتا ہے۔ جو بھی اس درگاہ پر آیا خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔

نگر پنچایت اشرف پور کچھوچھہ نے اپنے وارڈ نمبر ۹ مخدوم نگر انترگت موجود وشو پرشید ھ درگاہ جسے پوری دنیا میں روحانی علاج کا مرکز کہا جاتا ہے۔ جو سوچنا پرادو گھیکی کے مادھیم (ویب سائٹ) سے ویشو یک پٹل پر لانے کی پہلی بار کوشش کی گئی ہے۔ جسے اس روحانی طاقت کے بارے میں عام لوگوں کو پرادو گھیکی کے مادھیم سے زیادہ سے زیادہ جانکاری ہو سکے۔ ہماری دیر دھکالین سوچ ہے کہ نگر پنچایت میں موجود ویشو پرسیدھ درگاہ کو نہ بلکہ پریٹن کی جگہ کے روپ میں پہچان ملے۔ ہم لوگوں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ہم لوگ سوچنا پرادھگیکی کے مادھیم سے یہاں کے روحانی طاقت ومانیتاؤں سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جانکاری کرائیں۔ اور پریٹن کی جگہ کے روپ میں وکست پر سمبدھی کی طرف پر گامزن رہے۔

نگر پنچایت نے سادویشی وکاش کے لئے اور میلہ چھیتر میں ناگرک سویدھاؤں کے سدرڑیکرن کے ساتھ۔ ساتھ درگاہ کچھوچھہ شریف کے سوندری کرن کے لئے جن سامان کے سہیوگ کی اپچھا کی ہے۔ اس لئے نگر پنچایت دوارا ایک کھاتا (مخدوم اشرف سمنانی) کے نام سے بھارتی اسٹیٹ بینک سکھاری امیڈکرنگر جس کا کھاتا نمبر ۳۰۴۴۱۴۷۷۵۶۸ کھلوایا ہے۔ کوئی آدمی میلہ چھیتر کے وکاش اور سوندری کرن کے لئے روپیہ کہیں سے اس کھاتے میں بھیج سکتا ہے۔